سوال

کیا کاروبار کے لیے قرضہ لینا جائز ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نیا کاروبار شروع کرنے کے لیے یا کاروبار کو بڑھانے کے لیے قرضہ لیا جا سکتا ہے، لیکن قرض لے کر سود دینا جائز نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔ بہت سے لوگ بینک سے سود پر قرضہ لے کر کاروبار شروع کرتے ہیں جو حرام اور بہت بڑا جرم ہے۔ ایسے کاروبار میں کبھی برکت نہیں ہو سکتی، جس کی ابتدا ہی سودی معاملے سے کی گئی ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ . (البقرة: 278-279).

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو، اگر تم مؤمن ہو۔ پھر اگر تم نے یہ نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کے اعلان سے آگاہ ہو جاؤ، اور اگر توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

اور فرمایا:

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ (البقرة: 276)

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ایسے شخص سے محبت نہیں رکھتا جو سخت ناشکرا، سخت گناہ گار ہو۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ»، وَقَالَ: «هُمْ سَوَاءٌ (صحیح مسلم، المساقاة: 1598).

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود لکھنے والے، اور سود کے گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا: یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی